REGISTERED   L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۹ جولائی ۱۹۱۰ء | نمبر ۳۰

مفید کتابیں ! مفید کتابیں !! مفید کتابیں !!!

ریفارم سیریز

۱-اصلاح تمدن	۵/
۲- اصلاح اخلاق	۴/
۳- اصلاح حفظان صحت	۱/
۴- اصلاح زراعت	۱/
۵- افلاس ہند اور اُسکی تردید	۱/
۶-صنعت اور دستکاری کی ترقی	۲/
۷-بچوں کی پرورش	۶/

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ
چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں
ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اِسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح	۱/
۲-خدائے اسلام	۲/
۳-ینابیع القرآن	۳/
۴- الکفارہ	۱/
۵-بائبل یا قرآن	۱/
۶-مسیح ابن اللہ	۲/
۷-اثمار شیریں	۴/
۸-میزان الحق	۴/
۹-کشف القرآن	۶/
۱۰-الکنڈی	۱۲/
۱۱-عقائد اسلامیہ	۱/
۱۲- آئینہ قرآن	۶/
۱۳-دین اسلام	۱/
۱۴-ینابیع الاسلام	۸/

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مشنر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱-ستیارتھ پرکاش درپن	۸/
۲- سپیرواے	۶/
۳- ویدوں کی تعلیم	۱/
۴- وشنو کے دس اوتار	۲/
۵- رشیوں کا آبائی وطن	۲/
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت	۳ پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی	۲/
۸- ویدوں کی قربانیاں	۳/

۹- ویدک تصنیفات ۱ر
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳پائی

چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلیئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴ر ۸ر
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۱۲ر
۳- مسیح کا نمونہ ۸ر
۴- روح سے معمور زندگی ۳ر
۵- طریق دعا ۴ر
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
۸- القاب مسیح ۴ر
۹- اولاد سیرت المسیح ۸ر
۱۰- راحت القلوب ۲ر
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸ر
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر
۱۳- انجیلِ داؤد ۲ر
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶پائی
۱۵- خاندانی فرائض ۸ر

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور انکا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ملیکی) عہ
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲ر
۳- حیات پولوس ۴ر
۴- تاریخ مذہب ۸ر
۵- تاریخ روم ۸ر
۶- تاریخ مصر ۸ر
۷- مرقع روس ۸ر
۸- یروسلم کے آخری ایام ۸ر
۹- سکندر اعظم ۲ر
۱۰- یونانی تواریخ ۶ر
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲ر
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱ر
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳ر

ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی و قلبی فائدہ حاصل ہو - کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر شی - ایک چینی پاسٹر ۶ر
۲- مارکو پولو ۸ر
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر
۴- رومۃ الکبرا ۶ر
۵- سیر ہند معہ تصویریں عہ
۶- شہیدان کارتھج ۱۲ر
۷- حالات جاپان ۳ و ۸ر
۸- طلائی شمعدان ۴ر
۹- رابنسن کروسو ۱۲ر
۱۰- طیطس رفیقِ صلیب ۸ر
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸ر
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴ر
۱۳- تلاشِ حق ۴ر
۱۴- تلاشِ حق رومن ۶ر
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶ر
۱۶- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر
۱۷- عزت بیتال ۵ر و ۸ر
۱۸- چندر لیلا ۶ر
۱۹- ابنِ حُور ۸ر
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸ر
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ ۵ر
۲۲- چھلمنی اور کرونا ۴ر
۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۲۴- تارا کا حال ۱۳ر
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم عہ
۲۶- کلیاں اور مایا ۲ر
۲۷- فوز العظیم ۲ر
۲۸- دولت لازوال ۸ر

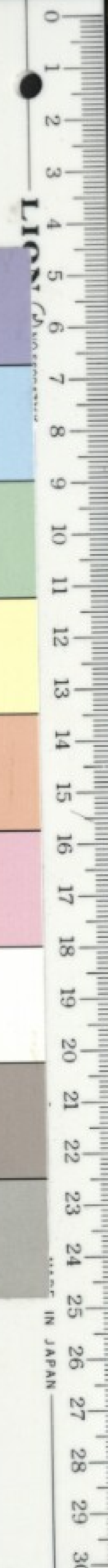
یہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +

خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ
۲- واعظین از مسیحی - تین جلدیں عہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲ر
۴- تنویر الظہن فی فصاحت القرآن ۸ر
۵- آگسٹن کے اقرارات عہ
۶- عیسائی مسافر نقشہ دار عہ ۸ر
۷- راہ زندگی ۱۲ر
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸ر
۹- گنجینۂ اسلام " ۸ر
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳ر
۱۱- کشف الحقائق ۸ر
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲ر
۱۳- حقیقت مسیح ۸ر
۱۴- حیات مسیح ۱۲ر
۱۵- بائبل کا الہام ۸ر و ۱۲ر
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ حکومت ۸ر
۱۷- راہ نجات ۴ر
۱۸- عہد جدید ۸ر
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر
۲۰- مشاہیر عالم ۴ر
۲۱- ہند میں قومیت ۱ر
۲۲- دو سوال - شائستہ تعلیم کار و از روئے فلاسفی ۳ر
۲۳- شادی کی بابت ۱ر
۲۴- تاریخ طاعون ۲پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

نیو فرنسوک واقعہ کینیڈا میں امریکہ میں......۲۰ ڈالرس کا نقصان آگ لگنے سے ہوا ٭

پیرس میں طوفان باراں سے تمام مزروعہ زمین ایک جھیل بن رہی ہے اور فصلوں کا نقصان عظیم ہوا۔

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ کی خبر ہے کہ لارڈ اور لیڈی ہارڈنگ ۳ ماہ نومبر کو ہندوستان کی طرف روانہ ہونگے ٭

یہہ خبر ملی ہے کہ چونکہ سال آئندہ میں بیرسٹری کے امتحان کے لئے سخت قید لگائی جاویگی۔ اس لئے گذشتہ دو ماہ میں صرف پنجاب سے ۲۰۰ ہندوستان کے باشندے انس آف کورٹس میں تعلیم پانے کے لئے گئے ہیں ٭

چین کی گورنمنٹ اپنی سلطنت میں اخباروں کی اشاعت بڑہانا چاہتی ہے تاکہ وہاں بھی ہندوستان کی سی ابتری پیدا ہوگی ٭

الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان بی۔اے میں امسال ۵ لڑکیاں پاس ہوئی ہیں ٭

امتحان ایم۔اے میں بھی ایک لڑکی پاس ہوئی ہے ٭

بریلی میں نقلی فقیروں کا ایک گروہ سخت قید کا سزایاب ہوا ہے۔ یہ مسلمان فقیر تھے جنھوں نے اپنی وجہ معاش ہی یہ اختیار کر رکھی تھی ٭

کلکتہ کے ایک مسلمان نوجوان نے بی۔اے کے امتحان میں سنسکرت کا مضمون لیا تھا اور وہ عمدگی سے پاس ہوا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ولیم جانسن صاحب جوکہ چند روز ہوئے ایک سو سات برس کی عمر میں فی الحال آسٹریلیا میں فوت ہوا ہے۔ آخری آدمی زندہ تھا جس نے شاہنشاہ نپولین کو دیکھا تھا۔ یہ شخص ۱۸۰۳ء میں لنڈن میں پیدا ہوا تھا۔

جولائی ۴ تاریخ کو کلفٹن لنکاشیر میں چند لڑکے ربڑ کی گیند کیساتھ کھیل رہے تھے کہ اتفاقاً گیند دریا میں جا گرا۔ اسکو وہاں سے نکالنے کی کوشش میں تین لڑکے دریا میں غرق ہوگئے۔

آئرلینڈ میں مسٹر رینکس نے ہوائی کل پر سوار ہوکر....۵ فٹ اونچائی تک پروازی کی

یونائیٹڈ سٹیٹس (امریکہ) میں ۵ میں سے ایک عورت اپنی محنت سے گذر اوقات کرتی ہے۔

گزرے سال ملک آئرلینڈ سے ۲۹۲۲۰ آدمی دوسرے ملکوں میں آباد ہونے کے لئے گئے سم ۲۱۰۰ یونائیٹڈ سٹیٹس کو گئے۔

جوہری کہتے ہیں کہ سیاہ موتی زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔ اس سے دوسرے درجے پر زعفرانی رنگ کے اور سفید رنگ کے اس سے کم قیمت پاتے ہیں۔ اور سب سے کم زرد رنگ کے ہوتے ہیں ٭

کناڈا میں سورج کے پرستار زیادہ بڑھتے جاتے ہیں اور وہ مقام مانٹریل میں ۳۰۰۰۰ پونڈ کی لاگت کا ایک مندر بنانا چاہتے ہیں۔ اور انکے پیشوا کا ارادہ ہے کہ انگلستان میں بھی اس قسم کا مندر بنوائے۔

ہرٹفورڈ کے علاقے میں ویرولم ایک قصبہ ہے جو اب سینٹ البین۔ کے نام سے مشہور ہے جو ایک مسیحی شہید کا نام ہے۔ جو وہاں پر شہید ہوا تھا اور برٹن کا پہلا شہید وہی تھا۔

تعجب سے یہ خبر سنی جائیگی کہ ولایت میں لکچرس بڑی قدر پاتے ہیں اور قابل قدر لکچرار صاحبان کس قدر فیس اپنے لکچروں کیلئے حاصل کرتے ہیں۔ مسٹر روز ویلٹ کے لیکچروں کے لئے ۵ پونڈ فی لفظ دیا جاتا ہے۔ لارڈ ٹینیس کو اس کی موت سے کچھ پہلے فی سطر ۲۰ پونڈ اس کے لیکچر کے لئے دیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر کوٹ کو ایک رات میں لیکچر کے لئے ۱۰۰ پونڈ دیئے جاتے تھے۔ مسٹر جان ہنری مینیٹ سالیانہ.....۱۰ پونڈ سالانہ اپنے لیکچروں کے لئے پاتا تھا۔

لکھنؤ میں ایک سب انسپکٹر۔ ایک نواب اور ایک سابق قیدی ایک مقدمہ الزام نقب میں ماخوذ ہیں۔

کشور گنج میں ۲۰۰۱۸ روپیہ کے کورٹ فیس سٹامپ گم ہوگئے صندوق میں جس میں بھری تھیں۔

کلکتہ کے سکولوں و کالجوں کے طلبہ کو اخلاقی تعلیم دینے کے لئے ایک کمیٹی ماہران مقرر کی گئی ہے ٭

۱۹۰۹ء میں بہار میں دو لاکھ ۵ ہزار ۲۸۶ فوتیاں ہوئیں بخار سے ۲۰ ہزار ۹۵۰

چینی گورنمنٹ تبت کے لئے دوسرا دلائی لاما مقرر کرنا چاہتی ہے۔ اس پر تبت لاما ناراض ہیں۔

✻

ایڈیٹوریل نوٹس

بلندی و پستی

نمبر ۱

ہمارے گزشتہ نمبروں کے بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ پہلے خداوند یسوع مسیح کی عظمت اور شان بحیثیت الٰہی ذات و صفات کے نہایت اعلیٰ اور بالا تھی۔ اور اسباب کا بیان بھی سمجھایا گیا کہ وہ باوجود اس قدر عظیم اور جلیل ہونے کے انسانیت کے نہایت ادنے درجے تک پست ہوا اور خاکی کی صورت پکڑی اور انتہا درجے تک غریبی اور تنگدستی کو گوارہ کر کے دنیا میں اپنی خاص خدمت کو انجام دینے کے لئے ساعی رہا۔ وہ خدمت اور خاص کام بنی آدم کی نجات کا بڑا اور ضروری کام تھا۔ جو اس کی خاص مشن تھا جس کے لئے وہ جامہ انسانی کو زیب تن کر کے اپنے تخت آسمانی کو چھوڑ کر عرش سے فرش دنیا پر اترا تھا اور چونکہ اس نے ایسے عظیم کام کا اہتمام اٹھالیا تھا اب ضرور تھا کہ وہ ان تمام مصیبتوں اور تکلیفوں کو بھی برداشت کرے جو اس کام کے پورے ہونے کے لئے بنی آدم کے ضامن اور وکیل بننے کی حیثیت میں اسکو کرنی اور سہنی ضروری تھیں۔ اسلئے وہ بڑے صبر اور حلم و برداشت سے پورا کرتا ہے اور بلند آواز سے آخرکار کہتا ہے "پورا ہوا"۔ یہ باتیں نہایت عجیب پر غور طلب ہیں +

ذیل کا شمار دنیا کی اُس آبادی کا ہے جس میں اب تک مشنری صاحبان کا دخل نہیں ہوا ہے:-

ایشیا	۴۲۰۰۰۰۰۰
افریقہ	۷۰۰۰۰۰۰۰
عرب	۳۰۰۰۰۰۰
سیریا	۵۵۰۰۰۰
مشرقی سماٹرا	۲۲۵۰۰۰۰
مینڈیبالی۔ اور لمبک جزائر	۲۰۰۰۰۰۰
سیلیبیز تمام	۱۰۰۰۰۰۰
کُل میزان	۱۳۰۰۰۰۰۹

یہ امر مشنری سوسائیٹیوں کے غور کے لائق ہے کہ ابھی تک اتنے باشندے نجات کی بشارت سے محروم ہیں جن میں سے لاکھوں نا اُمیدی میں مرتے جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ جلد ان مرنے والوں کو نجات کا مژدہ سنایا جاوے۔

ہمعصر کرسچن پیٹریٹ رقمطراز ہے کہ ہمعصر انڈین وٹنیس میں اس کے ایک گزشتہ اشاعت میں ذیل کا ایک قابل اعتراض رزولیوشن پاس ہوکر شایع ہوا ہے کہ کوئی لوکل پریچر (ایم۔ ای مشن کا) مہتروں کے محلہ میں سکونت اختیار نہ کرے اور اُس کے خاندان کے شرکوں میں سے کوئی مہتر کا کام نہ کرے اور آئندہ کو پریچروں انچارج لوگوں کو ہدایت دیجاتی ہے کہ وہ کسیکو منادی کے کام پر ملازم نہ رکھیں جسکے خاندان میں لوگ مہتر کا کام کرتے ہوں اور نیز سخت ممانعت کیجاتی ہے کہ ادنے درجے کے مناد لوگ مہتروں کیساتھ کسی قسم کا تعلق باہمی نہ رکھیں اور نہ اُن کے بیچ میں بیاہ کریں۔ اس پر ہمعصر اپنی رائے دیتا ہے کہ مندرجہ بالا رزولیوشن ہندوستان جیسے ذات پات کے ملک میں ہند کے عیسائیوں پر ایک بہت بُرا اثر کریگا۔ ڈاکٹر کیری صاحب پیشے کے لحاظ سے چمار تھے لیکن گورنر جنرل ہند کے مہمان ہوتے تھے۔ ایک آدمی کی ذات اور پیشہ خواہ ذلیل اور ادنی ہو لیکن جب اُس نے ترقی کی اور شائستہ اوصاف ہوگیا تو وہ دوسرے اشراف لوگوں میں بیٹھ سکتا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ مشن جلد اپنی اس رائے کو ٹھیک کریگی۔ ہم بھی ہمعصر کیساتھ اس امر میں متفق ہیں کہ ذات پات کا فرق غیر اقوام میں ہو تو ہو۔ مگر مسیحیوں کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ مسیحی مذہب بالکل ذات پات سے الگ ہے اور جو لوگ ایسی باتوں کی بندش میں رہنا پسند کرتے ہیں وہ مسیحی مذہب کے برخلاف عمل کرتے ہیں۔ کیونکہ یہی تو وہ امر ہے کہ جس نے گری ہوئی اقوام کو برابری کا درجہ دیکر سرفراز کیا ہے اور پچھلی ایسی اقوام کو پیچھے گرانا مذہب عیسوی کی غرض کے برخلاف ہے اور بالکل ناجائز عمل ہے۔ بلکہ جہاں تک ہوسکے ادنیٰ اقوام کو اُٹھایا جاوے اور ذات کی بُری اور مصنوعی رسم کا قطعی قلع قمع کرنا چاہیے نہ کہ اُس کو قائم کرنا جو ایک صریح غلطی ہے۔

ریویوز

مسیحی تعلیمات کے اصول:- یہ کتاب سوال و جواب کے طور پر مسیحی عقاید کی خوب سمجھائی ہے اس کے ۱۴ عنوان ہیں (۱) خدا (۲) انسان (۳) گناہ (۴) بائیبل (۵) یسوع مسیح (۶) روح القدس (۷) نجات (۸) دعا۔ (۹) احکام (۱۰) بپتسمہ (۱۱) عشائے ربانی (۱۲) قیامت (۱۳) جہنم (۱۴) بہشت۔

یہ کتاب ایک مسیحی اور متلاشی دین کے لئے گویا سونے کی کان ہے اور یہ کتاب مدرسوں کے واسطے نہایت مفید ہوگی یہ کتاب جناب پادری پی۔ ایم۔ بک صاحب ڈی۔ ڈی کے ہاتھ سے تصنیف کی گئی ہے۔ اور نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے شایع ہوئی ہے۔ اس کی قیمت صرف دو آنے مرفی جلد ہے +

نور تن:- اس نام کا گورکھی اخبار بمقام امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔ گورکھی میں یہ ایک عمدہ قابل قدر اخبار ہے۔ جس میں ہر قسم کی خبریں اور عمدہ نوٹ درج ہوتے ہیں۔ اس کی لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے۔ اس کی ترتیب و تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک لائق ایڈیٹر کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی قیمت سالیانہ عام لوگوں سے دو روپیہ ہیں +



نعمت عظمیٰ

دنیا کی تمام نعمتوں اور برکتوں میں سب سے بڑھکر نعمت کہ جس پر زندگی کا دارومدار ہے جسمانی صحت ہے مثل مشہور ہے کہ ہزار نعمت ایک تندرستی ہے۔ اور عالم بقا کی تمام نعمتوں میں سب سے بڑھکر روحانی صحت ہے۔ جس طرح سے جسمانی صحت کے قایم رکھنے کے خاص خاص قاعدے ہیں۔ جن پر عمل کرنے اور کاربند ہونے سے صحت جسمانی قایم رہتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے اسی طرح سے روحانی صحت کے لئے خاص اور ضروری قواعد ہیں جن کے وسیلے سے وہ قایم رہتی اور ترقی کر سکتی ہے۔ جسمانی صحت کو سنبھالنے اور قایم رکھنے کے لئے صاف و پاک ہوا کی اشد ضرورت ہے جس کے سوا اور دیگر وسایل بھی ہیں۔ اسی طرح سے روحانی صحت کے لئے ماسوا اور دوسری ضروریات کے سب سے بڑی ضرورت روح القدس یعنے خدا کی پاک روح کی ضرورت ہے جو روحانی صحت کیلئے نعمت غیر مترقبہ اور نہایت لازمی اور لابدی امر ہے۔ جس کے بغیر روحانی صحت نہ قایم رہ سکتی اور نہ ترقی کر سکتی ہے۔ اور شکر کا مقام ہے کہ خدا وہ نعمت گنہگار کو مفت بخشنے پر تیار ہے خداوند یسوع مسیح نے لوگوں کو صاف طور سے اس کے بارے میں سمجھا دیا کہ جب انسان برا ہو کر اپنے لڑکوں کو اچھی چیزیں دینا جانتا ہے تو کتنا زیادہ وہ آسمانی باپ انکو جو اس سے مانگتے ہیں اپنی پاک روح نہ دیگا۔ جس کی روحانی صحت کے لئے اشد ضرورت ہے۔ ہاں وہ دیگا اور دینے کو تیار ہے بشرطیکہ گنہگار تائب ہو کر اس کو مانگے اور حاصل کرے۔ لیکن یہ صرف یسوع مسیح کے نام سے مانگنے سے ملتی ہے۔ اور انکے بغیر یہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ عمدہ پھولوں اور پھلوں والے پودے آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ پر گھاس اور کانٹے بہت جلد بڑھتے ہیں۔ شیکسپیر

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:۔ اگر مسیحی صاحبان اس امر کو صفائی کے ساتھ سمجھنا چاہتے ہیں تو یہی بات دوسرے الفاظ میں اسی طرح بیان ہو سکتی ہے کہ قریش کے جنگ کی بنا اسی عداوت پر تھی جو مسیح کے صلیب پر لٹکایا جانے اور منہ پر تھوکا جانے کا باعث ہوئی۔

اقول:۔ مسیح کا صلیب پر چڑھنا اور تھوکا جانا کس جنگ کا نتیجہ تھا یا کس ظلم کا ثمرہ تھا جو مسیح نے یا اس کے پیرؤں نے کیا تھا؟ پر اسلام نے تو قریش کا ستیاناس کر ڈالا۔ لڑائیوں پر لڑائیاں کیں اور لوٹ مار کا ایسا بازار گرم کیا کہ ان کا ملیامیٹ کر ڈالا! افسوس کہ ایڈیٹر صاحب کیا نسبت پیش کرتے ہیں جو بالکل نہیں لگتی بلکہ عقل والا انسان سوچ سکتا ہے کہ قریشوں اور مسلمانوں کا معاملہ کیا تھا اور یہودیوں اور مسیح کا معاملہ کیا تھا

قولہ:۔ اور اگر مسیحی صاحبان اس امر کو اور بھی واضح طور پر سمجھنا چاہتے ہیں تو میں یہ کہونگا کہ قریش کے حملے مسلمانوں پر اس بغض اور کینہ کی وجہ سے تھے جس کی وجہ سے اب تک مسیحی صاحبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک حملے کر رہے ہیں۔

اقول:۔ پہلے تو جو ایڈیٹر صاحب نے نسبت قایم کی تھی وہ تو کچھ تھی پر اب تو وہ کمال کرتے ہیں۔ اب عیسائیوں کو قریش کی جگہ بنا کر سچ اور جھوٹ کی کھچڑی بنانا چاہتے ہیں۔ جناب من آپ تو مسیحیوں کو قریش کے درجے پر سمجھیں پر یہ آپ کی تحریر صرف آپ کے دین وایمان کی کتاب سے لاعلمی کا سرٹیفکیٹ لگیگی ضرور ہوگی۔ کیونکہ قران عیسائیوں کو ایسا ہرگز نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس کے خیال میں اور آپ کے خیال میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ آپ کی اس مثال پر تو ہم کہینگے کہاں راجہ بھوج اور کہاں گانگو تیلی۔ اور نہ عیسائیوں نے آپ کیساتھ اس طرح کی لڑائیاں سزائیاں کیں ہیں، اور نہ وہ آپ کے دشمن ہیں۔ پر وہ راستی پسند ہیں جو آپ کو ناگوار ہے۔

قولہ:۔ دونوں قسم کے حملوں کا دراصل باعث ایک ہی ہے صرف فرق یہ ہے کہ عرب کے جاہل تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کرتے تھے۔ مگر آجکل کے تہذیب کے مدعی قلم اور زبان سے اسلام پر حملے کرتے ہیں۔

اقول:۔ قریش کا اور آپ کا معاملہ پولیٹکل تھا ہمارے خیال میں مذہب کو اس کے ساتھ ملانا سراسر غلطی ہے اور یہ بھی غلطی اہل اسلام کرتے رہے کیونکہ مذہب کی آڑ میں ان کا کام خوب چلتا رہا! مگر عیسائیوں کا اور اسلام کا تعلق پولیٹکل معاملات سے نہیں ہے اور نہ چنداں تھا ہے۔ مگر معاملہ دینی ہے اختلاف مذہبی ہے اور اتفاق میں فرق کی بات ہے جیسا مقابلہ آپ بتلاتے ہیں وہ بالکل ٹھیک نہیں ہے عیسائیوں کو اسلام کیساتھ کوئی حسد اور دشمنی ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ تمام قوموں کیساتھ صلح کل چلکر انکی اور سب کی روحانی بہتری کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ آپ عیسائیوں کو کیسے برے ناموں سے پکارو۔ اس سے صرف آپ کی کدورت ظاہر ہوگی نہ کہ عیسائیوں کی۔ کیونکہ وہ صلح کل ہیں۔ قلم اور زبان کے حملے جو آپ فرماتے ہیں وہ آپ کی باتوں کے جواب ہیں۔

قولہ: تعجب ہے کہ مسیحی صاحبان کو اسلام سے اس قدر تعصب اور بغض ہے کہ اس تعصب کیوجہ سے وہ دنیا کی تاریخ کو بدلنا چاہتے ہیں۔

اقول:۔ عیسائیوں کو کیا اختیار ہے کہ دنیا کی تاریخ کو بدل سکیں؟ بدلنے کے ذرا حوالے تو دو اور وہ اقتباسات دکھلاؤ جہاں جہاں عیسائیوں نے ایسا کیا اور کہا ہے ناحق کا بہتان لگانا دوسری بات ہے۔ باقی آئندہ

امریکہ میں ایک موجد نے لکڑی کے تختوں کو کلوراید آف زنک کے محلول میں کچھ دیر تک تر کرنے سے انہیں ایسا سخت کرنیکا طریقہ دریافت کر لیا ہے کہ اب جیسے کتنی مدت تک وہ لکڑی کام دے سکتی ہے اور لوہے کی طرح سخت ہو جاتی ہے۔

اقتباس

انصاف۔ ڈنکنی کے ڈیوک ایگزمنڈ کی عدالت میں ملک فرانس میں ایک دہقان نے اگر درخواست دی کہ اتفاق سے اُس نے ایک بٹوا پایا تھا کہ جس میں ۵۰ سکے سونے کے تھے اور یہ بات معلوم کرنے پر کہ وہ فرولی نام ایک سوداگر کے ہیں جس نے اُنکے پانے والے کے لئے ۱۰ سکے انعام مقرر کئے ہیں۔ وہ اُنکو سوداگر کے پاس لیگیا پر اس سوداگر نے مقررہ انعام دینے سے انکار کیا۔ ڈیوک نے فوراً اُس سوداگر کے نام سمن روانہ کر دیا اور جب وہ حاضر عدالت ہوا تو اُس سے عدالت نے سوال کیا کہ تم نے انعام دینے سے انکار کیوں کیا۔ سوداگر نے جواب دیا کہ اشتہار دیا گیا تھا کہ بٹوا کھو گیا ہے کہ جسمیں ۶۰ سکے تھے لیکن اس میں در اصل تو ۵۰ تھے اور اُس نے ضرور اپنا انعام بھی اس میں سے نکال لیا ہوگا۔ عدالت نے سوال کیا کہ کیا یہ غلطی اس بٹوے کے ملنے سے پہلے دریافت ہوئی کہ جواُس کا وہ کچھ جواب نہ دیسکا اور عدالت نے وہ بٹوا مع ان سکوں کے دہقان کو دلوا دیا اور کہا کہ یہ دہقان راست گو ہے۔ تمہارے بٹوے میں ۶۰ سکے تھے۔ مگر اس میں ۵۰ تھے۔ اس لئے یہ تمہارا نہ تھا۔ بلکہ ضرور کسی دوسرے کا ہوگا۔

پرسی۔

کومیلہ کے سٹیشن پر ایک ٹکٹ کلکٹر سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے جرم میں مدراسی پہلوان پروفیسر رام مورتی کو ۱۵ روپیہ جرمانہ ہوا۔ پروفیسر صاحب کا بیان ہے کہ آپ کے ڈیرہ کی ایک عورت بھی آپ کی پارٹی میں تھی۔ ٹکٹ کلکٹر مذکور نے اس پر حملہ کیا۔ پروفیسر رام مورتی نے اس پر ٹکٹ کلکٹر کو ڈانٹ بتا ہی تھی اور لڑکی کو چھڑا لیا تھا۔ عدالت نے لڑکی پر حملہ کا جرم ٹکٹ کلکٹر پر ثابت نہ پایا تھا اور پروفیسر رام مورتی کو سزا دی۔ اُسکی اپیل ہائیکورٹ کلکتہ میں دائر کی گئی ہے۔

مراسلات

ارکان ستہ

اور کبھی قرآن کے سوا کو اللہ پر باندھ دینے کو آمادہ کرتے تھے۔ اور لوگ ایسے موجود تھے جو ترک قرآن کرنے پر آپ کو دوست بنالیں اور حضرت بھی اور بھٹکنے کے خطرے میں رہتے تھے اور گمراہی پر گستری کی گئی تھی۔ مگر ان کا کہاں تک اثر حضرتؐ کی ریپو اٹھ جانے۔ حالانکہ آپ کو بار بار تاکید ہوئی تھی کہ اگر تجھے قرآن میں شبہ ہو تو اہل الکتاب سے پوچھ کر تسلی کرے۔ مگر شبہات تو تھے پر اہل الکتاب سے کبھی اُن کی صفائی نہ کی گئی اور جو کچھ اہل الکتاب نے کہا اُس کی کبھی قدر نہ کی گئی۔ اب جس حال میں خود حضرتؐ کا قرآن عربی کے الہام و یقین میں یہ مرتبہ تھا۔ تو اہل القرآن کا ہم سے قرآن عربی کے الہام کو منوانا قرآن سے زائد معاملہ ہے۔ جسے کوئی اہل تحقیق باور نہیں کر سکتا ہے۔

۴۔ جو معانی حضرتؐ کی رسالت کو علمائے قرآن آجکل دے رہے ہیں۔ وہ نہ صرف قرآن عربی سے ثابت نہیں ہیں۔ بلکہ احادیث سے بھی روشن نہیں ہیں۔

اس وقت چند وہ احادیث اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں جن سے ظاہر ہوگا کہ حضرتؐ نے کبھی بائبل کو اپنی رسالت کی ثبوت باور کے استعمال نہ فرمایا۔ اور نہ ان معانی میں آپ نے بائبل کی کبھی توقیر کی حالانکہ بائبل کی تلاوت آپ کے وقت میں اہل الکتاب اور آپ کے شاگرد کیا کرتے تھے۔ ذیل کی احادیث کو غور سے سنو۔ اور پڑھو

۵۔ عبد اللہ بن عمر۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَانِ الرَّجْمِ قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِيْهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ وَلٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهٗ بَيْنَنَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ +

ترجمہ:- اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ یہودی یعنے ایک جماعت اُن میں سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا انہوں نے روبرو حضرت کے یہ کہ ایک مرد نے اُن میں سے اور ایک عورت نے زنا کیا یعنے اور تھے وہ دونوں محصن پس فرمایا اُن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم بیچ تورات کے بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیوں نے فضیحت کرتے ہیں ہم زنا کرنے والوں کو اور درّے مارے جاتے ہیں وہ۔ کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ کہتے ہو تم تحقیق توریت میں بھی رجم ہے۔ پس لاؤ توریت پس کھولا اُس کو اور رکھا ایک نے اُن میں سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر یعنے چھپا لیا ہاتھ کے نیچے۔ اور پڑھ گیا اُس کی پہلے سے اور اُس کی پیچھے سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اُٹھا ہاتھ اپنا پھر اُٹھایا ہاتھ۔ پس ناگہاں اس میں تھی آیت رجم کی۔ پس کہا یہودیوں نے کہ سچ کہا عبد اللہ نے اے محمد اس میں ہے آیت رجم کی پھر حکم فرمایا ان دونوں کی سنگساری کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کئے دونوں۔ الخ مظاہر الحق جلد سوم چھاپہ مجتبائی کے صفحہ ۲۸۳۔

باقی آئندہ



ایٹی جیڈی قصبہ کی عجیب کہانی

ہمارے فرلو سے آجانے پر ایٹی جیڈی کے لوگوں نے ایک بڑے گرجہ کی نسبت درخواست کی جو لکڑی اور لوہے سے بنایا جاوے میں نے کہا کہ اس کے لئے زیادہ روپیہ مطلوب ہوگا۔ میں نے مسٹر براؤن سے جو پرمٹیوں کے افسر تھے۔ دریافت کیا کہ اس کی لاگت کس قدر ہوگی۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ اگر وہ خود ہی زمین کو صاف کریں اور خود لکڑی لادیں تو میرا خیال ہے کہ ۲۷۵۰ روپیہ اسکی تعمیر کے لئے کافی ہوگا۔ وہ اس لاگت پر بالکل راضی ہوگئے۔ اس شرط پر کہ ۵۰۰ روپیہ سالانہ بطور قسط کے اُن سے لیا جایا کرے۔ اس پر میں نے بتاکید ولایت کو لکھا کہ کچھ عطیہ اس کام کو فوراً شروع کرنے کے لئے عنایت کیا جاوے۔ اُنہوں نے منظور کیا اور جلد ہی گرجہ کی تعمیر شروع ہوئی اور اختتام کو پہنچی اور جس روز صبح کو ہم نے اُس نئے گرجہ کو کھولا۔ اگر تم بھی ہمارے ساتھ ہوتے تو تم کو بڑی خوشی اور تقویت حاصل ہوتی۔ یہاں مجھے یہ کہنا ضرور ہے کہ یہ گرجہ گھر اُسی جگہ تعمیر ہوا جس جگہ چند برس پیشتر پہلے ایک جُوجُو جھاڑی تھی۔ اور اُس کے مخصوص کرنے کے دن اعلیٰ سردار اور اُس کے ماتحت سرداران جو پہلے مخالف تھے۔ اس موقعہ پر حاضر تھے اور جبکہ چندہ فراہم کرنے لگے تو اُنہوں نے بھی سخاوت کرنے میں حصہ لیا۔ اُنہوں نے اپنی قسطوں کے اقرار سے بہت جلد اپنا قرضہ ادا کر دیا یعنے صرف اٹھارہ مہینوں میں ہی ۱۳۵۰ روپیہ جمع کرکے مجھ کو دیدیا۔ گرجہ مخصوص کرنے سے دو ایک دن پیشتر میں نے اُن سے کہا تھا کہ جب ولایت میں کوئی نئے گرجہ کو مخصوص کرتے ہیں تو بڑی سخاوت دکھاتے ہیں۔ مجھے خیال تھا کہ اس وقت بھی وہ ۵۰ روپیہ یا ۷۰ روپیہ دینگے مگر جب چندہ کا شمار کیا گیا تو ۲۰۰ روپیہ ہوئے۔ نئے گرجہ گھر کے تعمیر ہونے سے پیشتر اُس زمین میں بڑے بڑے درخت تھے جو اُنہوں نے کاٹے تھے اور ایک طرف جمع کر دیئے تھے۔ جن کو کچھ عرصہ بعد اُنہوں نے کاٹ چھانٹ کر فروخت کیا اور سرکار کو اُس کی قیمت اپنے لئے دیدی۔ اس پر ایک شخص نے حسد کرکے کہا کہ میں ایٹی جیڈی کے لوگوں کی ایسی حرکت سے ناخوش ہوں وہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی نیا شگوفہ نکالتے ہیں۔ دیکھئے وہ اس لکڑی کو کاٹ کر سرکار کو بیچیں گے۔ اور یوں بہت منافع حاصل کرینگے۔ میں نے کہا کہ اس سے اُن کی خاصیت کا ثبوت ہوتا ہے۔ اور کیا تم کو خبر نہیں کہ جب پہلے اُنہوں نے لکڑی کاٹ کر ۲۷۲ روپیہ سرکار کو نذر کیا تو سرکار نے خود ہی ۲۷۲ روپیہ بغیر ہاتھ لگائے مجسٹریٹ کے میرے پاس بھیج دیئے اور کہلا بھیجا کہ میں اُس کو قبول کروں کیونکہ وہ گرجہ کے کمپونڈ کے درختوں کی قیمت تھی۔ اُن کی عورتیں بھی نیک اور خدا پرست ہیں اُنہوں نے جداگانہ اپنا چندہ فراہم کرکے ۱۳۵ روپیہ میرے پاس بھیجدیا اور عورتوں نے پلپٹ کے لئے ایک گدی اور ایک کرسی بھی نذر کی ہے منجملہ اس سال کے اخیر تک اُنہوں نے میرے پاس ۲۲۲ روپیہ ہر آنہ جمع کر دیا ہے۔ دوسری جگہوں سے لڑکیوں کی طرف سے گرجہ کے لئے شمعیں اور لیمپ روشنی کے لئے آئی ہیں۔ گرجہ ہمیشہ بھر جاتا ہے اور ہماری غیر حاضری میں خدا یہاں کام کرتا ہی آخری وقت میں میں نے ۱۳۳ کو بپتسمہ دیا اور کتنے کلیسیا میں شریک ہوئے۔ اُس کی انجیل کی روشنی اس طریق سے پھیلتی جاتی ہے اور گذشتہ مارچ کو جبکہ مسٹر بیلیس بحیثیت وکیل پلپٹ پر میرے ساتھ تھے تو اُنہوں نے کہا کہ راہ نجات کے لئے انجیل خدا کی قدرت ہے۔ میں اپنے پڑھنے والوں سے مستدعی کرتا ہوں کہ آپ اس کام کے لئے فضل کے تخت کے پاس دعا کریں کہ اُس پر خدا کی بڑی برکت نازل ہو۔ از مشنری ریکارڈ

المترجم رام نرائن۔ از الور۔ راجپوتانہ

جو لوگ موت سے ڈرتے ہیں۔ وہ حقیقت میں دنیا میں بُری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کی روح دوزخ کی جلانے والی آگ سے ڈرتی ہے۔ اور زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنے سے کانپتی ہے۔ ایماندار کے لئے موت ابدی آرام ہے اور خدا کا وصل اہل دنیا دیکھیں اور عبرت پکڑیں۔ جارج ملٹن۔ تائب

اگاڑا
ماہ اپریل ومئی

ماہ اپریل ومئی۔ این۔ ایم۔ ایس کے کام کے متعلق کئی ایک وجوہات کے باعث قابل یاد ہے۔ پلیگ نے اس ضلع میں ماہ فروری سے اپنا دور دورہ شروع کیا ہوا تھا۔ ہزاروں جانیں تلف کیں۔ اور آخر ماہ اپریل میں اگاڑے میں بھی اپنا چمکار آدکھلایا چونکہ یہاں پر یہ پہلا تجربہ نہ تھا۔ بلکہ پہلے دو دفعہ یہاں کے لوگ سبق سیکھ چکے تھے۔ اس لئے کئی ایک دانا اور تجربہ کار لوگ اوّل نشان کے ظاہر ہونے پر ہی (چوہوں کے مرنے پر) یا تو اپنے اپنے وطنوں کو روانہ ہوگئے۔ یا گاؤں کے باہر جا ڈیرا جمایا۔ جب کچھ اموات شروع ہوگئیں تو جو پہلوں سے کچھ کم ہوشیار تھے۔ وہ بھی اِدھر اُدھر باہر چلے گئے۔ لیکن چند ایک ایسے اشخاص تھے جنہوں نے باہر نکلنے سے بالکل انکار کیا اور شب و روز اُسی غلاظت میں رہے۔ چند ہی دنوں میں نتیجہ ظاہر ہوگیا۔ کہ اُن شخصوں میں سے ایک بھی موت کے پنجے سے نہ چھوٹا۔

ماہ مئی کے قریب اخیر تک اگاڑے کی یہ حالت رہی۔ کہ بمشکل کوئی فرد بشر نظر آتا تھا۔ اور جو تھے بھی مارے خوف کے فق ہوئے ہوتے تھے۔ گاؤں کے لوگ تو خوف مرگ سے باہر بھاگ گئے۔ اور باہر کے مارے خوف کے اندر نہ آتے تھے ہمارے ہسپتال کو بھی بہت نقصان ہوا۔ مریضوں کی تعداد ان وجہوں سے بہت کم ہوگئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی حکمت آلہی سے خالی نہ تھا۔ کیونکہ میری خود طبیعت دو اڑھائی ماہ سے علیل رہی ہے۔ جو کہ غالباً تبدیل ہوا وپانی کے باعث تھی۔ اگر مریضوں کی تعداد اتنی کم نہ ہوجاتی تو کام کا نبھانا جس حال کہ میں بالکل اکیلا تھا نہایت دشوار تھا۔

میرے کئی ایک غیر قوم دوستوں نے صلاح دی کہ ایک ڈیڑھ ماہ کے لئے کہیں باہر چلا جاؤں۔ کیونکہ جاپانی کی نتیجہ تنہے۔ لوگ چلے گئے ہیں۔ مریض بہت کم ہیں خود

طبیعت علیل تھی۔ نیز بالکل اکیلا تھا گو بادی النظر میں یہی اچھی صلاح معلوم ہوتی تھی کہ جلدی آگ سے علیحدہ ہی رہنا چاہئے۔ لیکن یہ مناسب سمجھا گیا کہ ان کے بیچ میں رہنا۔ اور تکلیف میں لوگوں کا ساتھ دینا ہمدردی کا عملی ثبوت ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور میں خوش ہوں کہ اس کا اثر لوگوں پر بہت اچھا پڑا۔

ان دنوں میں کئی ایک موقعوں پر مجھے لوگوں سے ہمدردی کرنے کا موقعہ ملا۔ اور میں نے کسی ایک کے ساتھ انجیل کا پندرھواں باب پڑھا۔ اور ظاہر کیا کہ مردے پھر اُٹھیں گے۔ اور جو ایمان دار مسیح میں سو گئے ہیں ہمیشہ کی زندگی اور ابدی شادمانی حاصل کرینگے۔ ایک ہندو آدمی پر جسکے والد اور بیوی پلیگ سے گذر گئے تھے بہت اثر ہوا۔ کیونکہ اُس کے اور اُس کے مذہب کے لحاظ سے یہ ایک نیا خیال تھا۔

ان ماہ میں دو خاص اشخاص نے ہسپتال کا ملاحظہ کیا۔ یعنے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور مسٹر کے۔ ٹی۔ پال جنرل سکرٹری ان۔ ایم۔ ایس نے۔ اول الذکر کے ریمارک میں اپنے پہلے خط میں بیان کر چکا ہوں۔ موخر الذکر نے وزٹ بک میں یوں تحریر کیا۔ "میں مدت سے ضلع منٹگمری کے کام اور چند ایک گذشتہ دنوں سے اکاڑا اور اس کے کام کو خاص طور پر دیکھنے کا اشتیاق رکھتا تھا۔ ان دنوں کو گویا میں اپنی زندگی کے خوش اور عمدہ موقعوں میں شمار کرتا ہوں۔ قریباً چالیس آدمی روز مسیح کی محبت کے عملی اظہار کو دیکھتے اور فیضیاب ہوتے ہیں۔ دیسی مسیحیوں کے لئے کیسی خوش نصیبی اور شکر کا موقعہ ہے کہ اُنکے مشنری کام کے پانچویں ہی برس میں یہ صورت نظر آئی۔

ڈاکٹر وینا ناتھ معلوم ہوتے ہیں کہ نہایت دلیر اور مستقل ارادہ ہیں اور اُمید ہے کہ آئندہ دس برس میں جبکہ اکاڑا اور ضلع منٹگمری کا کام بہت بڑھ جاویگا یہ صفات بہت کار آمد ہونگی۔

میں مسیحیوں سے کل مختلف کلیسیاؤں سے عرض کرتا ہوں کہ اس اکاڑے کے کام کو اور کل ضلع کے کام کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماویں۔"

کے۔ وینا ناتھ

مسٹر اکبر مسیح مرحوم

حیف کہ الموت تو دنیا میں پیدا ہو گیا۔ مارنے کے واسطے اکبر یہ شیدا ہو گیا۔ راقم اسکول کی تعطیل کے ایام میں بریلی سے بدایوں علیگڈھ برائے تفریح طبع گیا ہوا تھا۔ واقعہ ۱۲ جون مقام بدایوں پولیس کپتان صاحب کی کوٹھی پر مسٹر ڈیوا داس صاحب کی زبانی پیارے اکبر مسیح کی وفات کی خبر سُنی کہ کمی منٹ تک دل نہایت مضطر اور شست ہو رہا۔ گویا دل راضی نہ تھا کہ ایسے جگر جوا در نیک خو کی ایسی وحشت اثر خبر سُنے پھر راضی بہ رضا آلہی۔ رات کو بستر غم پر کروٹیں بدلتے بدلتے بار بار یہ شعر زبان پہ آتا تھا ؎

دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتا اکبر جب آئی آپ کی
یاد رکھیں گے برادر خوش ادائی آپ کی

عرصہ بارہ برس کا ہوا کہ ایک مرتبہ راقم کو بانده جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں پہونچکر قریب چار پانچ یوم تک ٹھہرا۔ ان ہی ایام میں چند مولوی صاحبان مسٹر اکبر مسیح سے بحث و مباحثہ کرنے کو بانده میں تشریف لائے ہوئے تھے اور تمام شہر بانده میں یہ بات گونج رہی تھی جب یہ مولوی صاحبان مسٹر اکبر مسیح سے ملنے کے واسطے آپ کے مکان پر آرہے تھے اتفاق سے بازار ہی میں مڈبھیڑ ہو گئی مولوی صاحبان ملتے اور دیکھتے ہی اپنے دعوے اور ارادے بھول گئے ہر چند کہا گیا کہ آپ لوگ روپیہ خرچ کر کے اور تکلیف اُٹھا کر تشریف لائے ہیں۔ بہتر ہے کہ وقت اور جگہ مقرر ہو جاوے۔ تاکہ ارمان باقی نہ رہے کہ ہم نے اکبر کی مونچھ نیچی کو نہ دیکھا۔ مسٹر اکبر مسیح نے بڑی خندہ پیشانی سے فرمایا صاحبو آپ میرے مہمان ہیں۔ لہٰذا میں کلام اور طعام دونوں سے آپ کی خدمت کرنے کو خوش و تیار ہوں۔ پر مولوی صاحبان نے صاف اور قطعی انکار کیا۔

اب آپ نے اپنی قلم کی عنان کو محمدی مذہب کی طرف سے آریہ صاحبان کی طرف موڑا تھا۔ پر آریہ صاحبان کی کم نصیبی کہ عزیز مرحوم نے صرف زندہ جاوید بائیبل یا دید ہی تیار کر کے ختم کیا تھا کہ آپ کی بھی خدمت او محنت تمام ہوئی۔ پھر ایک بات مرحوم کی بابت کہکر قلم کو بند کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ مرحوم کے دوستوں اور دشمنوں کو ہمارا ذیل کا مصرعہ یاد رکھنا چاہئے:۔

زندہ ہے ترا نام فراموش نہ ہوگا
پسماندگان کا اللہ حافظ۔

راقم ایم۔ سی نیوٹن گل بریلی

غزل

دنیا سے بشر ایک دن جانا ضرور ہے
نیکی بدی کا معاوضہ پانا ضرور ہے
دارا سرا اکبر مرا محمود غزنوی
تجھ کو بھی تیر اجل کا کھانا ضرور ہے
ہے انقلاب دہر میں ہر شے کو پُر ضرور
دل کا تجھے یہاں نہ لگانا ضرور ہے
جو سو رہے ہیں آج تک غفلت کی نیند میں
اے روح پاک اُن کو جگانا ضرور ہے
تجھ پہ کئے ہیں آج تک احسان بے شمار
تا عمر حمد گل تجھے گانا ضرور ہے

راقم خاکسار ایم سی نیوٹن گل نہرو دوان

پرواز وقت

یہ وقت جس میں ہم رہتے ہیں دنیا کی اُس بڑی تواریخ کا ایک لمحہ ہے جو سایہ کی تیز روی ہے۔ اور عارضی خوشی کا خواب۔ یہ شہاب ثاقب کی ایک فوری جھلک ہے۔ اور ایسا نازک پھول ہے جو آسمان کی ذرا سی تیوری سے مرجھا جاتا ہے۔ یہ ایسی کہانی ہے جس کی یاد یونہی فراموش ہو جاتی ہے اور یہ ایسا دن ہے جس کو شب دراز کا سکوت دُھندلا اور تاریک کر دیتا ہے۔ تھوڑے ہی سالوں کے بعد ہمارے سر اس سرزمین کو سونپ دیئے جائینگے۔ اور سبزہ ان کا قبر پوش ہوگا۔ آئندہ نسل کے لئے ہماری قبریں چراگاہ ہونگی۔ وہ ہمارے لئے چند ایک دن

روتے رہیں گے چند مہینے ہماری باتیں بھی کرینگے۔ چند ایک سال ہمیں یاد بھی رکھیں گے۔ پھر اُس کے بعد ہمارا نام اس دار ہستی سے مٹ جائیگا۔ اور کوئی نام لیوا تک باقی نہ رہیگا۔ مخزن۔

مگر اے میری بیکی تو اس پرواز وقت کی ایک خوبصورت چڑیا ہے اور میری نازک خیالیاں تیرے خوشنما پروں کا رنگ جس کو دیکھ کر لوگ مجھے یاد کرینگے اور میری قبر پر حسرت سے نگاہ ڈالینگے اور کہیں گے کہ اس میں ہمارے جیسی چلتی پھرتی تصویر مرنے کے بعد دفن کیگئی ہو۔ ہاں یہ اُسکی قبر ہے۔ جارج ہلشن تائب

سوال

عبادت کے وقت زبور کے علاوہ گیت اور روحانی غزلیں بموجب کلام کے استعمال کرنی جائیں یا نہیں۔ کوئی صاحب مفصل طور سے بحوالہ کلام کے جواب تحریر کرے میں نہایت مشکور ہونگا۔

یہ سوال اس لئے کیا گیا ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا ہو۔ کہ پادری بی۔ اے شرف پاسبان گورداسپور سے اسکے بارے میں زبانی گفتگو بھی بہت دیر تک ہوتی رہی۔ پادری صاحب زبور کے علاوہ اور گیت اور روحانی غزلیں عبادت کے وقت گانے کے بارے میں سخت مخالف ہیں۔ بلکہ ایسے الفاظ انہوں نے استعمال کئے کہ جنکے سننے سے مناسب ہوا کہ کوئی صاحب واقف کار اس کا جواب دیوے۔

علاوہ اسکے اُنہوں نے ایک کتاب **ستائیش تعریف کی کتاب** جوکہ ۹۰ صفحہ کی کتاب ہے اور قیمت ۹ پائی ہے۔ اور گورداسپور کے ریڈنگ روم سے مل سکتی ہے۔ اس میں انہوں نے ثابت کیا ہو کہ اسبات کی کوئی شہادت نہیں ملتی کہ گیت۔ اور روحانی غزلیں زبوروں سے علیحدہ ہیں۔ زبور کے معنے گیت اور گیت کے معنے روحانی غزلیں بھی ہو سکتی ہیں۔ وہ اشخاص جنہوں نے سپٹواجنٹ کا ترجمہ کیا ہے۔ اُنہوں نے ان الفاظ کو علیحدہ علیحدہ الفاظ میں درج کیا ہے۔ یعنے بعضوں کا نام زبور اور بعضوں کا نام گیت اور بعضوں کا نام روحانی غزلیں رکھا گیا ہے۔ اور رسول نے جو آیات پیش کیں۔ اُن میں ان الفاظ کا استعمال ہی ایسے خیال سے کیا ہو کیونکہ پُرانے عہدنامہ کا یونانی ترجمہ سپٹواجنٹ عام طور سے ان مسیحیوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ جنکو اُس نے اپنا خط لکھا گویا کہ رسول کے کہنے کا مطلب یہ تھا۔ کہ آپس میں مختلف گیت اور روحانی غزلیں جو کہ زبور کی الہامی کتاب میں پائی جاتی ہیں گایا کرو۔ اور ۱۱۸ زبور کا آخری حصّہ اجازت نہیں دیتا کہ خُدا کی عبادت میں غیر ملہم تصنیفات یا گیت استعمال کئے جاویں۔ ہر ایک اس سوال کا جواب دے نہیں سکتا وہی اچھی طرح سے دیسکتا ہے جو کہ عبرانی اور یونانی سے واقف ہو۔

اگر کوئی صاحب اس سوال کے جواب دینے میں اپنے وقت کو خرچ کریگا تو خالی از فایدہ نہ ہوگا۔ اور خاصکر اُن لوگوں کو بہت فایدہ ہوگا جنکے پاس جماعتیں ہیں۔ اور ہر وقت عبادت میں زبور کے علاوہ بعضے بعضے گیت اور روحانی غزلیں ہی گایا کرتے ہیں۔ الراقم پادری نظام الدین۔ وسوہہ

ضلع ہوشیارپور۔

مسیحیت اور اسلام

(سلسلہ کے لئے دیکھو ۲۲ اپریل)

اسلام کی حالت چوتھی صدی تک عمدہ طور پر اپنے قاعدہ کے مطابق رہی لیکن اس زمانے سے لیکر آج تک اسلام اور علم کی مخالفت پائی جاتی ہے جس طرح کہ اسلام نے چوتھی صدی سے لے کر آج تک علمی ترقی نہیں کی اسی طرح یقین ہو کہ وہ ہمیشہ علمی میدان کی روشنی میں کمزور رہیگا۔ اسلام جہاں کہیں گیا اُس نے بزور شمشیر اگرچہ وہاں کے لوگوں کو اپنے زیر کر لیا۔ لیکن ان کے دلوں میں ابدی زندگی کا روح نہیں پھونک سکا۔ اس لئے جن لوگوں نے بت پرستی کو چھوڑ کر اسلام کو قبول کیا۔ وہ دوبارہ پھر وہ قبر پرستی میں مصروف ہو گئے اسلام بغیر حکومت کے اپنا عمل قایم نہیں رکھ سکتا اسلامی قانون سلطنت کے باعث جاری رہ سکتے ہیں۔ یہی دلیل اس کی خُدا کی طرف سے نہ ہونے کی کافی شہادت ہو۔ لیکن سچا مذہب ہر زمانے اور ہر وقت اپنا عمل قائم رکھتا ہے۔ اس لئے مسیحی مذہب جہاں کہیں گیا اُس نے دنیاوی سلطنت کی پرواہ نہیں کی بلکہ اپنی روحانی تاثیرات کے سبب اُس نے وحشی لوگوں میں بھی وہ روشنی دکھائی کہ وہ ایک دوسرے کے سچے ہمدرد اور خیرخواہ ہوگئے۔ انجیل کی تعلیم کا یہ اثر ہوا کہ آدم خور لوگ بھی ایسے شائستہ اور مہذب ہوگئے جن سے آج لوگ سبق سیکھتے ہیں۔ اس امر میں کوئی شک نہیں۔ انسانی اخلاق ہرگز معلوم نہیں ہوسکتے جب تک کہ انجیل کی روشنی کے مطابق کوئی نہ چلے۔

ہندوستان میں انجیل کا بہت بڑا اثر پیدا ہوا۔ اگرچہ تمام لوگ مسیحی کلیسیا میں بپتسمہ لے کر داخل نہیں ہوئے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ لوگ اپنے مذہب کے میدان میں ثابت قدم بھی نہیں رہے۔

تمام لوگوں کے دلونکو ٹٹولنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی مذہب کی صداقت ان میں سرایت کر گئی ہے۔ موجودہ انجمنیں اور سوسائٹیاں جو نظر آتی ہیں وہ اپنے مذہب کو مسیحی مذہب کی زبردست حربوں سے روک رہے ہیں۔ لیکن ان کی دیواریں بالکل بے بنیاد اور ریت کی طرح ہیں جس سے ہمیں نہایت خوشی ہو کہ کسی زمانے میں ہندوستان مسیحی مذہب کے جھنڈے کے نیچے آکر اُسی کے آگے اپنا سر جھکائیگا جس کے ہاتھ میں ابدی زندگی کا پیالہ ہے۔ باقی آئندہ

خاکسار حافظجان عبداللہ از لکھنؤ ظہور بخش۔

پنجاب پبلک لائبریری کے حال کے جلسہ میں اعلان کیا گیا کہ نئی تجارتی اور حرفتی لائبریری کے واسطے لاٹ صاحب نے ۳ ہزار ابتدائی خرچ اور ۴۰۰ روپئے سالانہ باقاعدہ خرید کتب کے واسطے منظور کئے۔ ڈائرکٹر مصنوعات پنجاب کو کمیٹی کا خاص ممبر نامزد فرمایا۔

ہندوستان

خدا کی قدرت

ایک نئی نظم

سمندر پہ کیا نظارہ رب کا سامنے ہے
کیسے درخت عمدہ کیسے ہیں ٹیلے اونچے
سبزی میں اُس کی آنکھیں کھوتی ہیں جاتی گویا
آتی ہو یاد اُن کے ایشور کی دیکھنے سے
کہتے ہیں دیکھو کیسے سمندر میں کارخانے
جس کی عظیم شکتی کا کھیل ہو یہ سارا
یہ بات دل میں لاکر میں نے نظر اٹھائی
تیوں کے نیچے مجھ کو کچھ دور نظر آئی
دیکھا تو خوبصورت کشتی چلا رہے ہیں
کیسا عذاب اُن پہ جنگل میں آرہا ہے۔
خونخوار کشتیوں کو یہاں پہ بلا رہا ہے
ملتے یہاں اسی وجہ سے بچ رہا یہاں پہ
کچھ اور اُس سے نیچے کی نظر میں فضا بدلی
پر دیکھتے ہی میرے گردن ہرن کی پکڑی
ہائے وہ خون کا بہنا ہائے اعضا کی شکنی
اس دکھ کے مارے آنکھیں میری جھکیں ہیں پر
کہ جس کو دیکھتے ہی چیتا اٹھی یہیں پر
وہ پیڑ جو کہ بن کی شوبھا بڑھا رہے ہیں۔
ہٹ جاؤ اور بیبدو ہرگز نہ اُن کو کھاؤ۔
بے قصور اُس میں کس کا بھید بتاؤ۔
کیا آندھی اور بارش طوفان ہم ہیں لاتے۔
بجلی ہی کیا یہاں پر ہم ہی گرا رہے ہیں۔
پتوں پہ ٹہنیوں کو کیا ہم بچھا رہے ہیں۔
یہاں پہ تو روزمرہ کی داستاں یہی ہے
اب سوچئے ذرا یہ صانع ہے کیسا سب کا
آیا وہ منتظم ہے یا منتقم ہے سب کا۔
پر وہ اٹھاؤ بارے یک طرفی تم نظر کا۔

کرتی ہے اپنی جس کو میں دیکھتا ہوں یہاں سے
کیسا گھنا وہ بن ہے بڑھیا نظر یہاں سے۔
محو حسن ہو کہ دم جاتا ہے فکر کھویا
جو فرض اُن کو کرتے ہیں صانع اس جہاں کی
اُس کے جو بس رہا ہے ہر کھیل میں یہاں کے
کیونکر نہ ہوگا محو وہ سمندر کا ابھارا
کچھ سطح پر سے نیچے میں نے نگاہ جمائی
کچھ درد کی آوازیں بھی دی وہاں سنائی
کھانے کو جن کے کشتی کچھ اور آ رہے ہیں
سبزہ یہاں کا اُن پر کیا ستم ڈھا رہا ہے
یہاں پہ خوراک اُن کی اُن کو بتا رہا ہے
آرام اُس کے کارن بنا ہے اک یہاں پر
کیونکر نہ دل کو بھائی تصویر کی یہ بیہودگی
خونخوار بھیڑیے نے دو ٹوک جھٹ سے کر دی
دل میں جو درد تھا کہ سکتی نہیں وہ مکھنی
پھر نظر آئی لیلا اک اور ہی وہیں پہ۔ تو
ہوتا ہے اس سے بڑھکر نا بھی ظلم کیا کہیں پہ
خونخوار کیڑے اُن کی ہی جڑ کو کھا رہے ہیں
ہستی ہے بن کی جن سے اُن کو نہ تم ستاؤ
کرتے ہیں ہم وہی جو ہم کو ملا سو بھاؤ۔
کیا وہ نہیں تمہارے پیڑوں کو آگراتے
اولے و برف سے بن کیا ہم گنوا رہے ہیں۔
اس باغ میں تباہی کیا ہم یہ لا رہے ہیں
خونخواری بھی بڑی جاری یہاں ہی ہر
جس کو بنایا فرض رکھ شک ہے تم نے سب کا
یہ ہے جسے ہو کہتے تم باپ وہ ہی سب کا
تاکہ ہو بھید ظاہر نیچر کے سارے گھر کا

ابھی دلّی دور ہے

میری مشکل کا اندازہ لگا سکتا نہیں کوئی
بڑے نخچیر قومی داغ اپنا دھوتے ہیں۔
بُری حالت ہوئی ہمت ہاری ہے قوم پیاری نے
بزرگوں کو کیا بدنام جب سے چھوڑ دی ہمت
رعونت کی تمازت سے یہ باغ بند ہے بگڑا۔
معزز قوم کو بدنام ہے دیکھا مگر اب تک
تہی چادر قوم پر کرے کوئی مال و متاع اپنا
خزانہ قوم کا بھرپور کرنے میں کوئی پیارا
کمائی خرچ کر دیتے ہیں ساری عیش عشرت میں
ہزاروں خرچ کرتے ہیں ضرورت فضولی میں
محبت قوم سے آئے بصارت دکی آنکھوں میں
تصور یکتائی قوم کا جب دل میں آتا ہے۔
کہ ناشد جب کوئی ہوگا تو فوراً ایک ہوگی قوم
تسیراب قصد اں تیرے سخن سے یاد ہونگے لذت

دل پیزار کا خدشہ مٹا سکتا نہیں کوئی
یہاں بگڑا ہے وہ نقشہ بنا سکتا نہیں کوئی
یہ اتنا طول ہے قصہ سنا سکتا نہیں کوئی
یہ ایسا بغض و عصبیت مٹا سکتا نہیں کوئی۔
یہاں اتفاق کا چشمہ بہا سکتا نہیں کوئی
پڑا آنکھوں پہ وہ پردہ اٹھا سکتا نہیں کوئی
یہ قومی جوش کا جلوہ دکھا سکتا نہیں کوئی
پیاری جان کا صدقہ دلا سکتا نہیں کوئی
غریبوں کا مگر بچہ پڑھا سکتا نہیں کوئی
پیاری قوم کی خاطر لگا سکتا نہیں کوئی
سلیمانی ہے یہ سرمہ لگا سکتا نہیں کوئی
مری تصویر کا خاکہ اڑا سکتا نہیں کوئی
اس ہندی فرج کا باجہ بجا سکتا نہیں کوئی
بس اس سے بڑھیا بھی میوہ کھلا سکتا نہیں کوئی

ماتمِ شاہ

گھٹا چھائی ہوئی ہر جا ہے کیوں آج ماتم کی
صدائے جاں گسل ہر لب پہ کیوں فریاد پیہم کی
رواں ہے سیل خون آرزو کیوں چشم گریاں سے
نشاں لہرا رہے ہیں سیاہ ہیں کیوں آج ماتم کے
لہو کے آہ فوارے ہیں چھٹتے اشک پیہم کے۔
قیامت کی تپش ہے آہ قلب ناشکیبا میں۔
یہ ماتم قیصر ہند میں نصیب دشمناں کس کا
خمیدہ بار غم سے خاک پر ہے یہ نشاں کس کا
جو پنہاں ہو گئے آنکھوں سے وہ تنویر کس کی تھی
مبدل غم سے نقشہ آہ قصر دل نشیں کا ہے

عروس شب نے کس کے غم میں رخ پر زلف برہم کی
خلش کیوں شہر رگ جان میں پیدا ہے نشتر غم کی
ٹپکتا ہے لہو بن کر جگر کیوں نوک مژگاں سے
یہ کیسی غم آرائی کیوں سامان ہیں غم کے
کہ حلقے بزم ماتم کے ہیں حلقے چشم پرنم کے۔
خلش ہے نوک نشتر کی رگ جان تمنا میں
فلک کو جا رہا ہے آج تخت رواں کس کا
نہاں زیر زمیں ہے آفتاب عز و شاں کس کا
بنایا نقش حسرت ہم کو وہ تصویر کس کی تھی
کہ عالم کچھ عجب حسرت فزا آج زمیں کا ہے

* فٹ نوٹ - یہ بڑی عجیب انتظام ہے جو انسان محدود کی عقل اور فکر سے باہر ہے اور کون ایسی حقیقت نکال سکتا ہے۔ ایڈیٹر

فلک ہے کانپتا تھر تھر کلیجہ شق زمیں کا ہے۔
کہ ماتم آج شاہ ایڈورڈ ہفتمیں کا ہے۔

عزاداری کے ساماں ہو رہے ہیں آہ لندن میں
گریباں چاک ہو گل اڑ رہی ہو خاک گلشن میں
نشاط عرفانی چار دن کی آہ مہماں ہے۔
بہار زندگانی چار دن کی آہ مہماں ہے
شکوہ خسروانی چار دن کی آہ مہماں ہے
عروس کامرانی چار دن کی آہ مہماں ہے
گدا ہو یا ہو شاہ اک دن فنا انجام ہستی ہے
یہ معمورہ نہیں ہے عیش کا عبرت کی بستی ہے

غزل

ستائش کے لائق ہے تو ہی خدا
گنہگاروں کا ہے تو ہی آسرا۔

کیا رحم تو نے گنہگاروں پر
فدا تیرا بیٹا مسیحا ہوا۔

دکھائی ہے تو نے یہ قدرت عجیب
جہاں میں تو آکر مجسم ہوا۔

اٹھائی ہے تو نے ہماری بدی
لے اپنے سر پر ہمارے گناہ

مسیحا یہ تیری ہو بخشش عجیب
گنہگاروں کے واسطے تو موا۔

تو مر کر رہا قبر میں تین دن
خداوند کی قدرت سے زندہ ہوا

زمیں پر رہا جی کے چالیس دن۔
پھر افلاک پر آخرش چڑھ گیا

ملا باپ کو جا کے افلاک پر۔
خدا نے تجھے تخت اعلےٰ دیا

مجھے گھیرے ہر طرف سے مسیح۔ کہ تجھ سے نہ ہو جائے عالم جدا

خاکسار جی ڈبلیو عالم۔ از جہلوال

ملک کنعان کی سیر

حضرت داؤد کے قلعہ کے سامنے مشہور کمپنی کگ کا دفتر ہے جس کی بڑی شاندار عمارت ہے۔ کگ کا ریڈنگ روم مخصوص کے واسطے کھلا ہے۔ گرینڈ ہوٹل کگ کے دفتر کے پاس ہی ہے۔ انگریزی قونصل اور امریکن قونصل مسافروں کے بڑے مددگار ہیں۔ اس مقدس شہر میں قریباً تمام سلطنتوں کے قونصل موجود ہیں فرنچ۔ جرمن۔ اٹالین۔ رشین سپین۔ آسٹرین۔ گریک ڈچ سوئیش۔ فارس وغیرہ وغیرہ ہر ایک سلطنت کے ڈاکخانے الگ الگ ہیں لیکن دفتر کگ کی معرفت خطوط بآسانی مل سکتے ہیں۔

یہاں کئی ایک ہسپتال بھی ہیں۔ لنڈن جیوز سوسائٹی کا ہسپتال یہاں ہر ایک بیمار مسافر کی خبر گیری ہوتی ہے۔ انگلس آئی ہسپتال کوڑھیوں کے واسطے سینٹ جان کا ہسپتال۔ یہودیوں کی طرف سے خاص یہودیوں کے واسطے اوتھس چائیلڈ اور امسٹرڈم کے ہسپتال یروشلم میں۔ انگریزی بشپ ڈاکٹر بلائیتھ صاحب ہیں جرمن قونصل کے قریب ڈاکٹر شکس صاحب رہتے ہیں۔ ان کے گھر میں قدیمی ہیکل اور خیمہ گاہ کا نقشہ موجود ہے۔ ہر ایک مسافر کو جو دیکھنا چاہے وہ دکھاتے ہیں یروسلم کے تواریخی حالات۔ اگرچہ ہمارے بھی ناظرین جو بائیبل سے واقف ہیں یروسلم کے تواریخی حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ تاہم ناواقف بھائیوں کی خاطر کسی قدر تواریخی حالات لکھنا نامناسب نہ ہوگا۔

یروشلم نہ صرف یہودیوں کا قدیمی اور متبرک شہر ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔ بلکہ یہ اپنی قدرتی ساخت ایسی رکھتا ہے۔ جس کے باعث اس کی شہرت عام ہے۔ اس کے چاروں طرف پہاڑ اور غاریں ایسی ہیں کہ وہ ایک قدرتی خوبصورت قلعہ اور محفوظ شہر ہے۔ ابتدا ہی سے یہ اسی جگہ آباد ہے۔ سب سے پہلا نام اس کا سالیم ہے۔ یہ ملک صدق کا شہر تھا۔

باقی آئندہ۔

مضامین

حب الوطنی

ان میں غلطی کا احتمال ہونا ناممکن ہے ہمارے مقابلہ میں مغربی ملک اور قومیں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ تو بس کیا نقلی حب الوطنی کے شیدا ایسے ہو گئے کیا ہو جاتے ہیں۔

لیکن اصلی حب الوطنی بآواز بلند یہی بتلاتی ہے کہ جو کچھ تمہارے ملک میں صحیح اور درست رسوم اور رواج ہیں انہیں بہت خوشی اور احتیاط کے ساتھ قائم رکھو لیکن جو غلط ہے اس کی تاویل نہ کرو بلکہ اسے دیانت دارانہ طور سے جرأت کے ساتھ ترک کرو۔ جو کچھ تمہیں غیر ملک اور قوموں میں درست اور ٹھیک معلوم ہوتا ہے اسے بخوشی قبول کرو۔

سوم۔ مجنونی حب الوطنی ہمیں یہ سکھلاتی ہے کہ چاہے غلط ہو یا صحیح جائز ہو یا ناجائز پاک ہو یا ناپاک ہر قسم کی کارروائی اپنے ملک اور قوم کی ترقی کے لئے کرنی چاہیے۔ یہی غلط خیال ہے جس سے متحرک ہو کر پچھلے دو سالوں میں ہمارے ہموطنوں سے بہت سی ایسی بیجا اور ناپاک کارروائیاں ہوئی ہیں۔ جن کا خیال کرتے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس غلط خیال کی وجہ سے بہت سے ایڈیٹر صاحبان سزایاب ہوئے ہیں۔ اور جیل خانوں میں سڑ رہے ہیں۔ اسی خیال نے بہت سے کوتاہ عقل نوجوانوں کو بے گناہوں کے قتل اور خون کا مجرم بنایا ہے۔ یہی حب الوطنی اسکے مقابلہ میں ہمیں زور سے کہتی ہے خبردار! کبھی کوئی ایسی کارروائی نہ کرو جو انصاف اور پاکیزگی سے بعید ہو خواہ اس میں تمہاری قوم یا ملک کا کتنا ہی فائدہ کیوں نہ ہو کیونکہ جو کارروائی نیکی پر مبنی نہیں ہے ہرگز حب الوطنی کے نام سے منسوب نہیں ہو سکتی۔ یہی آواز ہر ایک سچے حب الوطن کی پیروی کے قابل ہے۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

ایک شریف بیوہ کی بدبختی

{شہر لاہور کے ایک آسودہ

حالت تجارت پیشہ دوکاندار نے اپنے چھوٹے بھائی کی نوجوان بیوہ کے خلاف عرضی دی کہ وہ خلل دماغ کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ وہ پاگل اور مخبوط الحواس ہو۔ وہ قبائل اور بال بچہ کو بہت تنگ کرتی ہے اور اُن کے لئے موجب خطرہ کا ہے۔ لہذا پاگل خانہ میں داخل کی جاوے یعنی مجسٹریٹ بہادر کے حکم سے پولیس کے سپاہی اُس عورت کو نہایت ذلیل حالت میں کوتوالی لائے کر کے اوپر کا جسم برہنہ تھا۔ عورت مذکور کے چہرے سے شرافت مترشح تھی پاگل خانہ کے سپرنٹنڈنٹ نے امتحان کر کے قرار دیا کہ وہ ہرگز پاگل نہیں ہے۔ سول سرجن نے بھی امتحان کر کے یہی رائے دی خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ صاحب کی رپوٹ سے بھی ظاہر تھا کہ عورت صحیح و سالم ہے۔ وہ ہرگز مخبوط الحواس نہیں ہے۔ اتنے دنوں کی سخت بے عزتی اور مصیبت کی زندگی کے بعد بیوہ نے نجات حاصل کی۔ اس کے جیٹھ کو کیا کہئے کہ جس نے اپنی بھاوج کے خلاف ایسی ذلیل رپورٹ کری۔ اور ڈاکٹری امتحانات سے ثابت تھا کہ وہ رپوٹ بالکل غلط اور فرضی تھی ایسی سخت بدسلوکی سے ایک بھلا چنگا انسان بھی اگر پاگل ہو جاوے تو کیا عجب ہو۔ غرضکہ اس مصیبت کے امتحان سے برئیت حاصل کر کے عورت مذکور نے اپنے جیٹھ پر نالش کری کہ جس نے اس غریب بیوہ کی جھوٹی رپوٹ کر کے اُس کو پاگل خانہ میں قید کرانے کی کوششیں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔ لیکن جنٹ مجسٹریٹ بہادر نے عورت کی نالش کردہ فیصلہ میں لکھا کہ ہر چند جیٹھ نے اپنی بھاوج کے خلاف رپوٹ کی تھی۔ لیکن پاگل خانہ بھیجنے اور امتحان کرنے کا حکم خود مجسٹریٹ صاحب نے دیا تھا اس میں جیٹھ کا کچھ قصور نہیں۔ غرضکہ یہ فیصلہ بیوہ کے طرف داروں کو تسلی دینے والا نہیں ہے۔ وہ جیٹھ کو صریحاً مجرم قرار دیتے ہیں کہ جس نے اپنے بھائی سرگباسی کی بیوہ کے ذلیل اور برباد کرنے کی بے حد کوشش کری۔ اور اُس کی جھوٹی رپوٹ کا اثر تھا کہ بیوہ کو حوالات میں رہنا پڑا۔ پولیس کے سپاہیوں نے اس کو گرفتار کیا۔ پاگل خانہ میں بھیجی گئی۔ یہ ذلتیں موت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ چنانچہ فیصلہ مذکور کی اپیل عدالت سشن میں کی گئی ہے۔ وہاں جمعہ کو پیشی ہونے والی تھی۔ بعض قانون پیشہ نے محض بخیال ہمدردی انسانی کے بیوہ کی طرف سے پیروی اختیار کی ہے۔ اور دیکھنا ہے کہ ڈویژنل کورٹ کا فیصلہ کیا ہوگا۔ ایک اخبار نے اُس کی کیفیت ظاہر کری ہے۔ اُس کو پڑھ کر کیسا افسوس ہوتا ہے۔ (ہندوستان)

نئی انڈین سوسائٹی

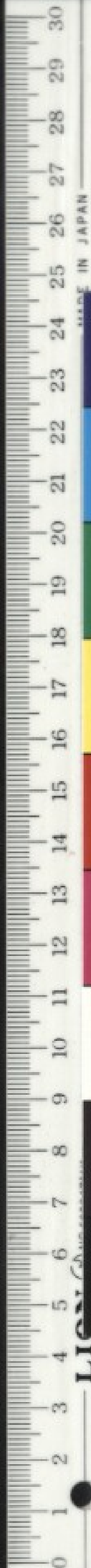
{ہند و اہل ہند کی بہت سی مشکلات

و شکایات انگریزی حکام کی ہندوستانیوں کی عادات و خیالات سے بخوبی واقف نہ ہونے پر مبنی ہیں۔ اور انگلستان کی پبلک بھی ہندوستان سے ناآشنا ہونے کے باعث اُس کے معاملات میں بہت کم دلچسپی لیتی ہے۔ اس لئے ہم نے یہ خبر کمال مسرت کیساتھ پڑھی ہو کہ لندن میں ایک نئی اور غیر سیاسی انجمن بنام انڈین سوسائٹی بدیں غرض بنائی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے تہذیب کے مطالعہ و پسندیدگی کو برطانیہ میں ترقی دیجاوے۔ اور ہندی سنگتراشی و فن تعمیر۔ نقاشی و گلگری اور انشاپردازی موسیقی کے بارے میں نئی تحقیقات کر کے اُن کے محاسن سے اہل انگلستان کو آگاہ کیا جاوے تاکہ وہ علوم و فنون کے متعلق ہندوستان کے صحیح عظمت پہچانیں اور اس کے باشندوں کی خواہشوں اور تمناؤں سے ہمدردی ظاہر کریں۔ اس وقت برطانیہ کے بڑے بڑے مصور و صناع فنون لطیفہ کے متعلق ہندوستان کی سابقہ کوششوں سے بالکل ناواقف اور اس لئے انڈین آرٹ و لٹریچر کی خوبیوں کا کچھ لطف نہیں اٹھا سکتے انڈین سوسائٹی کی اُن کوشش یہ ہوگی کہ مختلف عجائب خانجات انگلستان کے منتظمین کو ایسی چیزیں بہم پہونچانے پر آمادہ کریں جن سے انڈین آرٹ کے بہترین پہلو ظاہر ہو سکیں۔ سوسائٹی ایسی کتابیں چھاپنے کا ارادہ کرہی ہے جو ہندوستان کے فن تعمیر سنگتراشی نقاشی وغیرہ کی بہترین مثالوں کا پتہ دیں گی۔ سوسائٹی اُن تمام آدمیونکو بھی جو ہندوستان کی پرانی صنعتوں اور دستکاریوں کو زندہ رکھنے۔ اور ہندی فنون لطیفہ کی تعلیم کے قدیم لائینوں پر نشوونما پانے کے شائق ہیں۔ مدد کریگی اور ہندی صنائع کو مغربی و صنعتوں کی نقل کے باعث بگڑنے سے بچائیگی اس آخری مقصد کے لئے سوسائٹی مذکور کلکتہ کی سوسائٹی آف انڈین آرٹس کیساتھ ملکر کام کریگی۔ اور ہندوستان کے لوگوں میں ہندوستان کی صنائع کا صحیح مذاق پھیلائے گی لٹریچر کی بابت سوسائٹی نے اپنی کوششوں کا کوئی راستہ ہنوز معین نہیں کیا ہے۔ لیکن ایگزیکٹو کمیٹی میں مسٹر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ سابق پروفیسر علیگڈھ کالج نگران تعلیم انڈیا آفس مسٹر لیٹن کلیٹہ۔ ڈاکٹر اے۔ کے کمارا سوامی مسٹر ہیبر امل مسٹر ڈبلیو رو تھلینسٹن و مسٹر ٹی ڈبلیو رولیسٹین جیسے لائق اصحاب کے شامل ہونے سے اُمید بندھتی ہے کہ اس کا لٹریری پہلو بھی آرٹ کے پہلو سے کمزور نہ رہیگا اور ہندوستان کو انشاءاللہ اس سے بہت فایدہ پہونچیگا۔ (م)

باغیانہ جلسوںکا قانون

{باغیانہ جلسوں کا قانون جو اکتوبر

۱۹۰۷ء میں تین سال کے لئے بنایا گیا تھا ابھی منسوخ نہیں کیا جاویگا جیسا گورنمنٹ گزٹ کی تازہ اشاعت سے ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اب یہ قانون کنفنی میٹنگ ایکٹ کے نام سے موسوم کیا جاویگا اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ابھی اس قانون کو قطعی طور پر منسوخ کرنا نہیں چاہتی۔ اس کی مصلحت تو گورنمنٹ ہی جانتی ہے۔ لیکن بظاہر اس قانون کے جاری رکھنے سے ہرگز ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ



جس اغراض کے لئے یہ بنایا اور جاری کیا گیا تھا وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اب ملک میں جو تشیلے جلسوں کا نام و نشاں تک نہیں۔ پھر ایسا کڑا قانون وضع کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے (ر)

مُردہ جی اُٹھا ملزم دھر لئے گئے

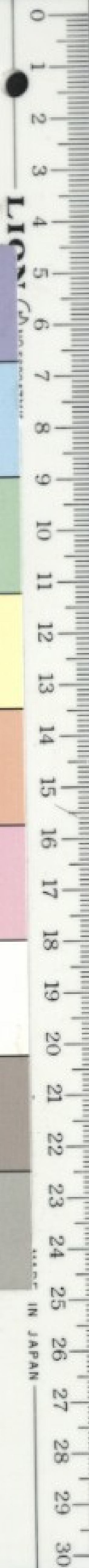
بریلی کے محلہ ملوک پور میں اول ہفتہ جولائی میں چند چالاک ہوشیار اور بدمعاش لوگوں نے روپیہ کمانے کا ایک نیا ڈھنگ نکالا عجب نہیں کہ یہ ایسے لوگ ایسے ہتھکنڈوں کے پہلے بھی مرتکب ہوں۔ اُس روز اُس چالاکی میں تین آدمی شریک پائے گئے۔ اُنہوں نے مشہور کر دیا کہ ایک لاوارث بڑھیا فوت ہو گئی ہے۔ اسلئے راہ للہ اُس کے دفنانے کے لئے بازاروں میں دکان دکان چندہ جمع کرنے لگے جب پچیس تیس روپیہ اکٹھے ہو گئے تو اُن کو اور لالچ پیدا ہوا۔ اُس پلاں میں سے دو شخص چھاؤنی کے لال کرتی میں گئے اور لاش کی تجہیز و تکفین کے لئے چندہ بٹورنے لگے۔ اُن کی قسمت کو دکانداروں اور سفید پوشوں نے دل کھولکر حسب توفیق چندہ دیا اُن کی دیکھا دیکھی فوجی سپاہیوں نے بھی چندہ دینا شروع کر دیا جب سپاہیوں میں چندہ جمع ہو رہا تھا تو اُن میں سے ایک سپاہی کو مانگنے والوں میں سے ایک شخص کی باتوں پر شبہ پیدا ہوا۔ اس نے سب سپاہیوں کو ہدایت کی کہ بجائے چندہ وارث لاش کو دینے کے ایک سپاہی کے حوالے کیا جاوے جو خود موقعہ پر جاکر روپیہ تدفین کرنیوالوں کے حوالے کیا جاوے۔ چنانچہ جنگی سپاہی سپاہیوں کا روپیہ جو قریب دس چہرے شاہی کے تھے لیکر ان عیاروں کے ساتھ روانہ ہوا سپاہی اور وہ شخص یہ تینوں جنے باتیں کرتے ہوئے ملوک پور کے محلہ میں وارد ہوئے۔ کہ اتنے میں ان عیاروں نے سپاہی سے کہا کہ اس مکان میں بڑھیا فوت ہو گئی ہے۔ تم روپیہ ہمارے حوالہ کرو اور تم چھاؤنی کا رستہ لو سپاہی نے انکی بات کو تسلیم نہ کیا۔ بلکہ مردہ دیکھنے پر اصرار کیا اور کہا کہ مردہ لاش کو دیکھکر روپیہ حوالے کریگا۔ اتنے میں ان دو بدمعاشوں کا تیسرا ساتھی بھی مکان کے اندر سے نکل آیا اور ان سے بولا کیا مضائقہ ہے سپاہی لاش کو دیکھ سکتا ہے۔ جو اندر چارپائی پر پڑی ہے۔ یہ کہہ کر اندر گیا اور ایک سال خوردہ بڑھیا کو ایک شکستہ چارپائی پر لٹا کے اُس کے اوپر کپڑا ڈالکر پھر باہر آیا اور سپاہی کو ان ہر دو ہمراہیوں کے ساتھ اندر لے آیا اور سپاہی بڑھیا کی صورت دیکھکر سوچ رہا تھا۔ اُسے شک ہوا کہ مردہ زندہ ہے اگرچہ اُسکے کل اطوار مردوں جیسے تھے سپاہی وہاں زیادہ عرصہ کھڑا رہا اس پر ان تینوں بدمعاشوں نے اس سے کہا کہ روپیہ انکے حوالے کر دے اور خود چھاؤنی کا رستہ لے سپاہی سمجھدار تھا اُس نے جواب دیا کہ لاش کو کفن پہناؤ اور جب اُس کو دفناؤ گے تو تمہارا روپیہ تمہارے حوالہ کر دیا جاویگا۔ دوران گفتگو میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑھیا کو کھاج نے ستانا شروع کر دیا کیونکہ اُس کے جسم پر خارش لگی ہوئی تھی جب پندرہ بیس منٹ تک سپاہی وہاں سے نہ ٹلا اور کھاج بھی زیادہ ہو گئی۔ تو لاچار ہو کر بڑھیا نے آنکھیں بند کی ہوئی کھجلانا شروع کر دیا۔ یہ ماجرہ دیکھکر سپاہی بھڑک اُٹھا کہ مردہ کھجلا رہا ہے۔ یہ کیا ماجرہ ہے۔ بس سپاہی کا ایسا کہنا تھا کہ ان تینوں بدمعاشوں نے سپاہی پر حملہ کیا اور اس سے روپیہ چھین لیا۔ مذکوری سپاہی پولیس میں پہونچا اور رپوٹ لکھوائے پر تھانے دار صاحب نے فوجی سپاہی کو ساتھ لیا اور زندہ لاش والے مکان میں وارد ہوئے اور اُن میں سے دو دغابازوں کو گرفتار کرکے چالان عدالت کر دیا۔ مقدمہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہے۔ مجسٹریٹ صاحب نے ہر دو ملزمان ۵ جولائی کو ضمانت پر چھوڑ دیئے۔ مقدمہ چل رہا ہے۔ اب سوال اُٹھتا ہے کہ کوئی کسی کی بات پر کیا اعتبار کرے تو کیسے کرے جبکہ امتحان لینے سے مردہ جی اُٹھتا ہے اور اُسکے وارث دھرے جاتے ہیں۔

اخبار عام

ڈیرہ غازیخاں کی تباہی

ڈیرہ غازیخاں کئی سال سے معرض خطر میں ہے۔ کیونکہ دریائے اندس کی ستاؤ اور دیوانہ رفتار اُسے پامال کرتی رہی ہے سنہ ۱۹۰۹ء میں وہ تباہ ہوتے ہوتے بچگیا۔ کیونکہ سرکار نے بند وغیرہ بنواکر اسے بچا لیا تھا۔ لیکن اب اُس کی سلامتی کی کوئی توقع نہیں ہے کیونکہ دریا جو کبھی کئی میل کے فاصلہ پر بہتا تھا کاٹ کرتا ہوا اُس کے نزدیک آتے آتے اُس بند کو توڑ کر جو سنہ ۱۹۰۹ء میں بندھوایا گیا تھا اب شہر کے بیچوں بیچ ہو کر بہہ رہا ہے۔ مکانات گر رہے ہیں۔ سڑکیں کٹ رہی ہیں۔ باغات نیست و نابود ہو رہے ہیں۔ جان و مال کا نقصان ہو رہا ہے سنہ ۱۹۰۹ء میں شہر سے کئی میل کے فاصلہ پر ایک نیا شہر بسانے کی تجویز کی گئی تھی۔ اگرچہ کام اہل شہر کو مال و اسباب شہر کے باہر لیجانے کے لئے گاڑیاں اور اونٹوں کی مدد دے رہے ہیں۔ لیکن وہ ناکامی ہے۔ اس لئے لاٹ صاحب بہادر پنجاب کا فرض ہے کہ اہل ڈیرہ کی امداد کے لئے اور جیسی اور جو اُمید اُنہوں نے صوبہ کی کونسل میں ایک سوال کے جواب میں ظاہر کی تھی اسے پورا کر دکھائیں اور فی الفور پبلک سے چندہ کے لئے اپیل شایع کریں۔ اور گورنمنٹ سے بھی ایک معتبر رقم دلائیں ایسا کرنے سے اُمید کیجاتی ہے کہ پبلک اہل ڈیرہ کی مدد کے لئے جان و دل سے تیار ہو جاویگی۔ تاہم پبلک سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس وقت ساکنان ڈیرہ کی امداد کرنے میں تساہل نہ کرے۔ (راجپوت گزٹ)

مرحوم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو ہاتھ کی لکڑیوں کا بڑا شوق تھا۔ چنانچہ ایک معصر لکھتا ہے کہ ۲۰۰۰ کے قریب ہاتھ کی لکڑیاں اب موجود ہیں۔ اور ایک بادشاہ چارلس دوئم کے ہاتھ کی لکڑی ہے جس کی مٹھ سونے کی ہے اور ملکہ مرحومہ وکٹوریہ نے اس کو ایک ہاتھی دانت کے بت کے ساتھ رکھا ہوا ہے جو ہندوستان سے بھیجا گیا تھا*



گلدستہ اخبار

ایڈورڈ ولیم لائٹ نام ایک ۱۸ سالہ یورپین لڑکا فٹ بال کھیلتا تھا دفعتاً سانس میں مرگیا +

تانیگنج کلکتہ میں بیل گاڑیوں کے وسیع احاطہ میں آگ لگی۔ ۸۰ گز مربع رقبہ جلکر خاک سیاہ ہوگیا +

بارانی طغیانیوں سے نارتھ ویسٹرن ریلوے درمیان کراچی و کوٹڑی تین جگہ ٹوٹ گئی ہے۔

مدراس میں کاویری و کسن جدید انہار آب پاشی نکالینگے اس پر ۱۷ کروڑ کا خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔

پیغامات روٹر کے دس ہزار الفاظ براہ ہندوستان کو بھیجے جاتے ہیں وہ ۱۷۰۰۰ لگے گئے

پنجاب میں پچھلے سال جو جنگلی جانوروں نے ہلاک کئے ۱۹۰۴ تھے سال ماسبق میں ۱۲۲۸ مروائے گئے۔

پنجاب میں پچھلے سال جو سانپ مروائے گئے چار ہزار نواسی تھے ۱۹۰۸ء میں ۲۰۴۴ مارے گئے۔

میڈیکل کالج و ہسپتال لکھنؤ کے لئے وزیر ہند بہادر سے ۳۴ لاکھ ۷۰ ہزار کے خرچ کی منظوری آگئی۔

دریائے انڈس کی طغیانی سے ڈیرہ غازیخاں کے شہر کی قسمت کا خاتمہ بالخیر نظر آتا ہے۔ اب کے حملے سے اس شہر کا بچنا ناممکن ہے۔ دریا کا زور یہاں تک غالب ہے کہ شہر کے مکانات مناور، مساجد اور دیگر عمارتیں دریا میں پڑکر منہدم و مسمار ہوئی جاتی ہیں۔ اس شہر کے بچنے کی رہی سہی امیدیں بھی جاتی رہیں +

کشمیر کے ایک اور جلیل القدر فوجی افسر کی وفات کی افسوسناک خبر آئی ہے وہ بھی ہیضہ سے مرگئے جس کی شکایت اسلام آباد میں، سوپور میں، سرینگر میں اور آس پاس کے دیہات میں موجود ہے۔ اسلام آباد میں سب سے زیادہ شکایت ہے۔ وزیٹران کو جانے سے منع کرتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی کوشش اور حفظان صحت و صفائی کا انتظام سرگرم ہے۔ کرنل ایچ۔ آئی مجرو بید صاحب بہادر، دیسی پلٹن ہزاریہ۔ انفنٹری کے افسر ہیں۔ ۱۰ جولائی کو آپ ہیضہ سے جاں بحق ہوئے۔ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی گھٹتی کا کیا علاج ہے۔

ارکان کے مندر میں گوتم بدھ کی جو مورتی رکھی ہوئی ہے اسے ساڑھے پینسٹھ ہزار روپیہ کی طلائی ٹاگوی جس کے بنوانے کی اجرت ڈھائی ہزار روپیہ دیگئی ہے پہنائی جاویگی۔

لارڈ وبارٹ نے انجمن کوحل فلم کے احاطہ میں ایک عظیم الشان فلمی سوانگ کا افتتاح کیا۔ یہ سوانگ ابتدائی زمانہ سے لیکر اس وقت تک فوج کے نشو ونما کو ظاہر کرتا ہے اور جنگ اعظم یورپ کی جنگوں کے عمدہ ترین واقعات دکھلاتا ہے۔

لوکل

میاں عظمت خاں داروغہ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

کل سوموار ۲۶ جولائی ۱۹۱۵ء کو بوقت ۶ بجے شام کے دفتر گئوشالہ میں ایک جلسہ برائے انتخاب ممبران مینیجنگ کمیٹی بصدارت لالہ کمن لال صاحب منعقد ہوا۔ آڈینس خاصی تھی۔ خوب بھجن گائے گئے۔ بابو تصور ام وکیل سیکرٹری سبھا و پنڈت کرم چند۔ ماسٹر کانشی رام و برہمچاری جی نے لیکچر دیئے۔ جوائنٹ سیکرٹری نے ششماہی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس سے نمایاں ترقی ظاہر تھی۔ مینیجنگ کمیٹی کے ممبران کا انتخاب ہوا اور اپدیشکان ملازماں، محرران پہلوانوں میں سے محنت سے کام کرنے والوں کو انعام تقسیم ہوا گئو ماتا اور شاہنشاہ جارج پنجم کی جے کے نعرے کے ساتھ سبھا برخاست ہوئی۔

گرمی اپنا زور خوب دکھا رہی ہے اور نرخ غلہ روبگرانی ہے

سنا گیا ہے کہ بمقام ساہنی تحصیل لودیانہ میں ایک رقت انگیز معاملہ ہوا جسکو سنکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور جگر پھٹا جاتا ہے۔ ایک جیتنیہ لڑکا جس کے والدین اندھے ہیں اپنے سسرال میں اپنی بیوی کو لینے آیا۔ اس نے اپنی خوشدامن کو کہا کہ میری بیوی کو بھیج دو کیونکہ میرے والدین اندھے ہیں اُن کو ہر طرح سے تکلیف ہوتی ہے۔ اُس نے پہلے تو لیت و لعل کیا اور پھر صاف جواب دے دیا کہ ہم نہیں بھیجتے۔ جاؤ جو چاہو سو کرو۔ لڑکا بے چارہ تھوڑی دیر پریشان و درویش پیچ و تاب کھاکر چپ کر رہا۔ پھر خوشدامن صاحبہ نے اپنے لڑکے کے ساتھ یہ صلاح ٹھہرائی کہ اس کو زہر دیکر کام تمام کرو چنانچہ ایسا ہی کیا اور لڑکے بیچارے کی جان مفت میں گئی۔ مقدمہ سپرد پولیس ہے۔ دیکھیں کیا نتیجہ ہو۔

اشتہار ۴

ایک سند یافتہ تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر و کمپونڈر کی ایڈورڈ زنانہ ہسپتال کے لئے ضرورت ہے۔ یہ ہسپتال مقام فاضلکا ضلع فیروزپور میں نیا کھولا گیا ہے۔ اور وہاں کوئی اور زنانہ ہسپتال نہیں ہے۔ لیڈی ڈاکٹر کو تنخواہ [illegible] روپیہ سے [illegible] تک ملیگی۔ اور کمپونڈر کو [illegible] روپیہ سے [illegible] روپیہ تک دونوں کو رہائش کے لئے مکان مفت ملیگا۔ تمام درخواستیں معہ نقول سندات مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں +

سیٹھ پنا لال سابق وزیر ریاست سکیت۔ رئیس فیروزپور شہر

ضرورت ۳ ۴

کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ کے لئے ایک بی اے وی یا ایس اے وی ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد و تنخواہ کی بابت پرنسپل سکول کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

ایک بائیبل وومن کی ہسپتال میں کام کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں ڈاکٹر الین صاحب فیروزپور آنی چاہئیں +



پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ا
ہندوستان و پنجاب " " ۱۲ا
غیر ممالک سے " " ۱۵ا

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲ر	۲	ے
چوتھائی کالم	۲	ے	عـه
نصف کالم	ے	عـه	ســه
پورا کالم	عـه	۱۰عـه	ســه
پورا صفحہ	ســه	۱۰عـه	لعـه

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر رابعہ کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اُسکے گھر میں ایسی ہی بکا پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہہ ہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی بطور خبرگیری اپنے گھر میں رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد مروڑا اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک عیال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برس کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ بچوں کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ مروڑ کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب بیماری کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)

مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔ ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام دکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر

اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ر یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد کونول کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ ۹ سے ۱۰عہ کرو نول لعہ ر +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عہ فی ہفتہ تمام سال کے لئے

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۱ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۵ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اسلئے ہم بذریعہ اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں بخدمت پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص وعام اس سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ سے - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ عنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب



پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ولکی برادرز چھپا اور شائع ہوا